# غایۃ التحقیق فی امامۃ العلی والصدیق

۱۳۳۱ھ

تحقیق کی انتہاء حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہما کی امامت کے بارے میں
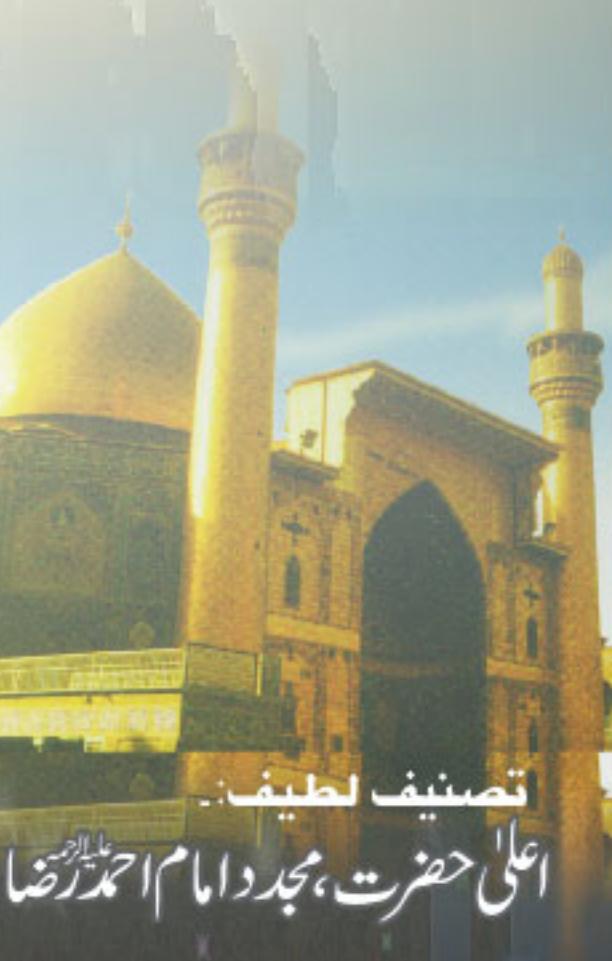

تصنیف لطیف:۔

اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمۃ



ALAHAZRAT NETWORK

اعلیٰحضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

رسالہ

# غایۃ التحقیق فی امامۃ العلی والصّدّیق

۱۳۱۳ھ

## (تحقیق کی انتہا حضرت علی مرتضیٰ اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہما کی امامت کے بارے میں)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

اللہ ربُّ محمّد صلی علیہ وسلّما

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان مسائل میں:

**مسئلہ ۲۲ اوّل** رسول مقبول صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وعترتہٖ وسلم نے وقتِ رحلت یا کسی اور وقت اپنے بعد اپنا جانشین کس کو مقرر کیا؟

## الجواب

جانشینی ونیابت دو۲ قسم ہے:

**اوّل۱** جزئی مقیدکہ امام کسی خاص کام یا خاص مقام پر عارضی طور پر کسی خاص وقت کے لئے دوسرے کو اپنا نائب کرے جیسے بادشاہ کا لڑائی میں کسی کو سردار بنا کر بھیجنا یا کسی ضلع کی حکومت دینا یا تحصیل خراج پر مامور کرنا یا کہیں جاتے ہوئے انتظام شہر سپرد کرجانا، اس قسم کا استخلاف صریح حضور پُرنور سیّد یوم النشور صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہٖ وعترتہٖ وازواجہٖ وصحابتہٖ اجمعین وبارک

وسلم سے بارہا واقع ہوا، جیسے بعض غزوات میں امیر المومنین صدیق اکبر بعض میں حضرت اسامہ بن زید۔ غزوہٴ ذات السلاسل میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالٰی عنہم کو سپہ سالار بنا کر بھیجا۔ تحصیلِ زکوٰۃ پر امیر المومنین فاروقِ اعظم وحضرت خالد بن ولید وغیرہما رضی اللہ تعالٰی عنہم کو مقرر فرمایا۔ یہ بھی یقیناً حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نیابت تھی کہ اخذ صدقات اصل کام حضور والاصلوات اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہٖ واصحابہ کا ہے۔ قال تعالٰی:

خذ من اموالھم صدقۃ تطھرھم وتزکیھم بھا وصل علیھم ان صلٰوتک سکن لھم۔[1]

اے محبوب ان کے مال میں سے زکوٰۃ تحصیل کرو جس سے تم انھیں ستھرا اور پاکیزہ کردو اور اُن کے حق میں دعائے خیر کرو بےشک تمھاری دُعا اُن کے دلوں کا چین ہے۔ (ت)

تعلیم قرآن ودین کے لئے قرائے کرام شہدائے عظام کو مقرر فرمایا۔ حضرت عتاب بن اسید کو مکہ معظمہ، حضرت معاذ بن جبل کو ولایتِ جَنَد، حضرت ابوموسٰی اشعری کو زبید و عدن، حضرت ابوسفیان والدِ امیر معاویہ یا حضرت عمرو بن حزم کو شہر نجران، حضرت زیاد بن لبید کو حضر موت، حضرت خالد سعید اموی کو صنعا، حضرت عمرو بن العاص کو عمّان کا ناظم صوبہ کیا۔ باذان بن ساسان کیانی مغل کو صوبہ داری یمن پر مقرر رکھا۔ امیر المومنین مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ کو ملک یمن کا عہدۂ قضا بخشا۔ ۸ھ میں حضرت عتّاب، ۹ھ میں حضرت صدیق اکبر کو امیر الحاج بنایا۔ بعض وقائع میں امیر المومنین فاروقِ اعظم، بعض میں حضرت معقل بن یسار، بعض میں حضرت عقبہ کو حکم قضا دیا۔ غزوۂ تبوک کو تشریف لیجاتے وقت امیر المومنین علی مرتضٰی کو اہلبیت کرام، اور غزوۂ بدر میں حضرت ابولبابہ، اور تیرہ[13] غزوات واسفار کو نہضت فرماتے حضرت عمرو ابن ام مکتوم کو مدینہ طیبہ کا امیر ووالی فرمایا۔ از انجملہ غزوۂ ابواء کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا پہلا غزوہ تھا وغزوۂ بواط وغزوۂ ذی العُشیرہ وغزوۂ طلب کرز بن جابر وغزوہ سویق وغزوۂ غطفان وغزوۂ احد وغزوۂ حمراء الاسد وغزوہ نجران وغزوۂ ذات الرقاع وسفر حجۃ الوداع کہ حضور پُرنور صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا پچھلا سفر تھا رضی اللہ تعالٰی علیہم اجمعین۔

لخصنا کل ذٰلک من صحیح البخاری

یہ سب ہم نے تلخیص کی صحیح بخاری اور اس کی

---

[1] القرآن الکریم ۹/۱۰۳

وشروحه والمواهب اللدنیة بالمنح المحمدیة وشرحہا للزرقانی والاصابة فی تمییز الصحابة للامام الحافظ العسقلانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم اجمعین۔

شرحوں، مواہب اللدنیہ بالمنح المحمدیہ اور اس کی شرح زرقانی اور حافظ ابن حجر عسقلانی کی تصنیف الاصابہ فی تمییز الصحابہ سے۔ اللہ تعالٰی ان سب پر رحمت نازل فرمائے۔ (ت)

**دوم** کلی مطلق کرجیات مستخلف سے جمع نہیں ہوسکتی یعنی امام کا اپنے بعد کسی کیلئے امامت کبرٰی کی وصیت فرمانا اس کا نص صریح علی الاعلان بتصریح نام حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے کسی کے واسطے نہ فرمایا ورنہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم ضرور پیش کرتے اور قریش وانصار میں دربارۂ خلافت مباحثے مشاورے نہ ہوتے، امیر المومنین امام الاشجعین اسد اللہ الغالب علی مرتضٰی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم سے باسانید صحیحہ قویہ ثابت کہ جب اُن سے عرض کی گئی استخلف علینا ہم پر کسی کو خلیفہ کردیجئے۔ فرمایا: لا ولکن اترککم کما ترککم رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں کسی کو خلیفہ نہ کروں گا بلکہ یونہی چھوڑوں گا جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم چھوڑ گئے تھے۔[1] اخرجه الامام احمد بسند حسن والبزار بسند قوی والدارقطنی وغیرھم (اس کو امام احمد نے بسند حسن اور بزار نے بسند قوی اور دارقطنی وغیرہم نے روایت کیا۔ ت)۔

بزار کی روایت میں بسند صحیح ہے حضرت مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ نے فرمایا:

مااستخلف رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فاستخلف علیکم۔[2]

رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے کسی کو خلیفہ نہ کیا کہ میں کروں۔

دارقطنی کی روایت میں ہے، ارشاد فرمایا:

دخلنا علی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فقلنا یا رسول اللہ

ہم نے خدمتِ اقدس حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں حاضر ہوکر عرض کی: یارسول اللہ

---

[1] مسند امام احمد بن حنبل عن علی رضی اللہ تعالٰی عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۱/ ۱۳۰
الصواعق المحرقۃ الباب الاول الفصل الخامس دار الکتب العلمیۃ بیروت ص ۷۰
کشف الاستار عن زوائد البزار باب فی قتلہ حدیث ۲۵۴۷ موسسۃ الرسالۃ بیروت ۳/ ۲۰۳
کنز العمال بحوالہ ک وابن السنی حدیث ۳۶۵۶۲ " " " ۱۳/ ۱۸۹

[2] الصواعق المحرقۃ بحوالہ البزار الباب الاول الفصل الخامس دار الکتب العلمیۃ بیروت ص ۷۰

استخلف علینا قال لا ان یعلم اللہ فیکم خیرا یول علیکم خیرکم قال علی رضی اللہ تعالٰی عنہ فعلم اللہ فینا خیرا فولی علینا ابابکر[1] (رضی اللہ تعالٰی علیہم اجمعین)

ہم پر کسی کو خلیفہ فرما دیجئے۔ ارشاد ہوا: نہ، اگر اللہ تعالٰی تم میں بھلائی جانے گا تو جو تم سب میں بہتر ہے اُسے تم پر والی فرما دے گا۔ حضرت مولٰی علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: رب العزۃ جل وعلا نے ہم میں بھلائی جانی پس ابوبکر کو ہمارا والی فرمایا رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین۔

امام اسحٰق بن راہویہ و دارقطنی و ابن عساکر وغیرہم بطرقِ عدیدہ و اسانید کثیرہ راوی دو شخصوں نے امیر المومنین مولٰی علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے اُن کے زمانۂ خلافت میں دربارۂ خلافت استفسار کیا اعھد عھدہ الیك النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ام رای رأیتہ کیا یہ کوئی عہد و قرارداد حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی طرف سے ہے یا آپ کی رائے ہے۔ فرمایا: بل رای رأیتہ بلکہ ہماری رائے ہے اما ان یکون عندی عھد من النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عھدہ الیّ فی ذٰلك فلا واللہ لئن کنت اوّل من صدّق بہ فلا اکون اوّل من کذب علیہ رہا یہ کہ اسباب میں میرے لئے حضور پُرنور صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے کوئی عہدہ قرارداد فرمادیا ہو سو خدا کی قسم ایسا نہیں اگر سب سے پہلے میں نے حضور کی تصدیق کی تو میں سب سے پہلے حضور پر افترا کرنے والا نہ ہوں گا ولو کان عندی منہ عھد فی ذٰلك ما ترکت اخا بنی تیم بن مرۃ وعمر بن الخطاب یثوبان علٰی منبرہ ولقاتلتھما بیدی ولو لم اجد الا بردتی ھذہ اور اگر اسباب میں حضور والا صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی طرف سے میرے پاس کوئی عہد ہوتا تو میں ابوبکر و عمر کو منبرِ اطہرِ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر جست نہ کرنے دیتا اور بیشک اپنے ہاتھ سے اُن سے قتال کرتا اگرچہ اپنی اس چادر کے سوا کوئی ساتھی نہ پاتا ولکن رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لم یقتل قتلا ولم یمت فجأۃ مکث فی مرضہ ایاما ولیالی یاتیہ المؤذن فیؤذنہ بالصلاۃ فیامر ابابکر فیصلی بالناس وھو یری مکانی ثم یاتیہ المؤذن فیؤذنہ بالصلاۃ فیامر ابابکر فیصلی بالناس

---

[1] الصواعق المحرقہ بحوالہ الدارقطنی الباب الاول الفصل الخامس دار الکتب العلمیۃ بیروت ص ۷۰

وھو یری مکانی بات یہ ہوئی کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم معاذ اللہ کچھ قتل نہ ہوئے نہ یکایک انتقال فرمایا بلکہ کئی دن رات حضور کو مرض میں گزرے، مؤذن آتا نماز کی اطلاع دیتا، حضور ابوبکر کو امامت کا حکم فرماتے حالانکہ میں حضور کے پیشِ نظر موجود تھا، پھر مؤذن آتا اطلاع دیتا حضور ابوبکر ہی کو حکمِ امامت دیتے حالانکہ میں کہیں غائب نہ تھا ولقد ارادت امرأۃ من نسائہ ان تصرفہ عن ابی بکر فابی وغضب وقال انتن صواحب یوسف مروا ابا بکر فلیصل بالناس اور خدا کی قسم ازواجِ مطہرات میں سے ایک بی بی نے اس معاملہ کو ابوبکر سے پھیرنا چاہا تھا حضورِ اقدس صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے نہ مانا اور غضب کیا اور فرمایا تم وہی یوسف (علیہ السلام) والیاں ہو ابوبکر کو حکم دو کہ امامت کرے فلما قبض رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نظرنا فی امورنا فاخترنا لدنیانا من رضیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لدیننا فکانت الصلٰوۃ عظیم الاسلام وقوام الدین فبایعنا ابا بکر رضی اللہ تعالٰی عنہ فکان لذلک اھلا لم یختلف علیہ منا اثنان پس جبکہ حضور پُرنور صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے انتقال فرمایا ہم نے اپنے کاموں میں نظر کی تو اپنی دُنیا یعنی خلافت کے لئے اسے پسند کر لیا جسے رسول صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ہمارے دین یعنی نماز کے لئے پسند فرمایا تھا کہ نماز تو اسلام کی بزرگی اور دین کی درستی تھی لہذا ہم نے ابوبکر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے بیعت کی اور وہ اس کے لائق تھے ہم میں کسی نے اس بارہ میں خلاف نہ کیا۔ یہ سب کچھ ارشاد کر کے حضرت مولٰی علی کرم اللہ وجہہ الاسنٰی نے فرمایا: فادیت الی ابی بکر حقہ وعرفت لہ طاعتہ وغزوت معہ فی جنودہ وکنت اٰخذ اذا اعطانی واغزو اذا اغزانی واضرب بین یدیہ الحدود بسوطی[1] پس میں نے ابوبکر کو اُن کا حق دیا اور اُن کی اطاعت لازم جانی اور اُن کے ساتھ ہو کر اُن کے لشکروں میں جہاد کیا جب وہ مجھے بیت المال سے کچھ دیتے میں لے لیتا اور جب مجھے لڑائی پر بھیجتے میں جاتا اور ان کے سامنے اپنے تازیانہ سے حد لگاتا ــــ پھر بعینہٖ یہی مضمون امیر المومنین فاروق اعظم و امیر المومنین عثمان غنی کی نسبت ارشاد فرمایا، رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین۔

ہاں البتہ اشاراتِ جلیلہ واضحہ بارہا فرمائے، مثلاً:

---

[1] تاریخ دمشق الکبیر ترجمہ ۵۰۲۹ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ داراحیاء التراث العربی بیروت ۴۵/ ۳۳۷ تا ۳۳۹
الصواعق المحرقۃ بحوالہ الدارقطنی وابن عساکر واسحٰق بن راہویہ الباب الاول الفصل الخامس دارالکتب العلمیۃ بیروت ص ۷۲

(۱) ایک بار ارشاد ہوا میں نے خواب دیکھا کہ میں ایک کنویں پر ہوں اُس پر ایک ڈول ہے میں اس سے پانی بھرتا رہا جب اللہ نے چاہا پھر ابوبکر نے ڈول لیا دو ایک بار کھینچا پھر وہ ڈول ایک چل ہوگیا جسے چرسہ کہتے ہیں اُسے عمر نے لیا تو میں نے کسی سردار زبردست کو اس کام میں ان کے مثل نہ دیکھا یہاں تک کہ تمام لوگوں کو سیراب کر دیا کہ پانی پی پی کر اپنی فرودگاہ کو واپس ہوئے۔ رواہ الشیخان عن ابی ھریرۃ وعن ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنھم (اس کو شیخین نے ابوہریرہ اور ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہم سے روایت کیا۔ ت)

(۲) امیر المومنین مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ فرماتے ہیں میں نے بارہا بکثرت حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ سوا میں اور ابوبکر و عمر گیا میں نے اور ابوبکر و عمر نے چلا میں اور ابوبکر۔ رواہ الشیخان عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھما (اس کو شیخین نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا۔ ت)

(۳) ایک بار حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا آج کی رات ایک مردِ صالح (یعنی خود حضور پر نور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے خواب دیکھا کہ ابوبکر رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے متعلق ہیں اور عمر ابوبکر سے اور عثمان عمر سے جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں جب ہم خدمتِ اقدس حضور والا صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے اُٹھے آپس میں تذکرہ کیا کہ مردِ صالح تو حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہیں اور بعض کا بعض سے تعلق وہ اس امر کا والی ہونا جس کے ساتھ حضور پُر نور صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم مبعوث ہوئے ہیں۔ رواہ عنہ ابوداؤد والحاکم (اس کو جابر رضی اللہ عنہ سے ابوداؤد اور حاکم نے روایت کیا۔ ت)

---

۱؎ صحیح البخاری فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۵۱۷ و ۵۱۹ و ۵۲۰
〃 کتاب التعبیر 〃 〃 〃 ۲/ ۱۰۳۹ و ۱۰۴۰
صحیح مسلم کتاب الفضائل باب من فضائل عمر 〃 〃 〃 ۲/ ۲۷۵
الصواعق المحرقۃ بحوالہ الشیخین الباب الاول الفصل الثالث دار الکتب العلمیہ بیروت ص ۳۹ و ۴۰
۲؎ صحیح البخاری فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبیل مناقب عمر قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۵۱۹
مشکوٰۃ المصابیح بحوالہ متفق علیہ باب مناقب ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما 〃 〃 ص ۵۵۹
۳؎ سنن ابی داؤد کتاب السنۃ باب فی الخلفاء آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۲۸۱
المستدرک للحاکم کتاب معرفۃ الصحابۃ دار الفکر بیروت ۳/ ۷۱ و ۱۰۲

(۴) انس رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں مجھے بنی المصطلق نے خدمتِ اقدس حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں بھیجا کہ حضور سے دریافت کروں حضور کے بعد ہم اپنے اموالِ زکوٰۃ کس کے پاس بھیجیں، فرمایا ابوبکر کے پاس۔ عرض کی اگر انھیں کوئی حادثہ پیش آجائے تو کسے دیں۔ فرمایا عمر کو۔ عرض کی جب ان کا بھی واقعہ ہو۔ فرمایا عثمان کو۔ رواہ عنہ فی المستدرک وقال ھذا حدیث صحیح الاسناد[1] (اسکو انس رضی اللہ عنہ سے حاکم نے مستدرک میں روایت کیا اور فرمایا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ ت)

(۵) ایک بی بی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئیں اور کچھ سوال کیا، حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ پھر حاضر ہو۔ انھوں نے عرض کی آؤں اور حضور کو نہ پاؤں۔ فرمایا مجھے نہ پائے تو ابوبکر کے پاس آنا۔ رواہ الشیخان[2] عن جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالٰی عنہ (اس کو شیخین نے جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

(۶) یونہی ایک مرد سے ارشاد فرمانا مروی کہ میں نہ ہوں تو ابوبکر کے پاس آنا۔ عرض کی جب انھیں نہ پاؤں۔ فرمایا تو عمر کے پاس۔ عرض کی جب وہ بھی نہ ملیں۔ فرمایا تو عثمان کے پاس۔ اخرجہ ابونعیم[3] فی الحلیۃ والطبرانی عن سہل بن ابی حیثمۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ (ابونعیم نے حلیہ میں اور طبرانی نے سہل بن ابی حیثمہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اس کی تخریج کی۔ ت)

(۷) ایک شخص سے کچھ اونٹ قرضوں خریدے یہ واپس جاتا تھا کہ مولٰی علی کرم اللہ وجہہ ملے حال پوچھا۔ اس نے بیان کیا۔ فرمایا حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں پھر حاضر ہو اور عرض کر اگر حضور کو کوئی حادثہ پیش آجائے تو میری قیمت کون ادا کرے گا۔ فرمایا ابوبکر۔ پھر دریافت کرایا اور جو ابوبکر کو کچھ حادثہ پیش آئے تو کون دے گا۔ فرمایا عمر۔ پھر دریافت کرایا انھیں بھی کچھ حادثہ درپیش ہو۔ فرمایا ویحک اذا مات عمر فان استطعت ان تموت فمت

---

[1] المستدرک للحاکم کتاب معرفۃ الصحابۃ دار الفکر بیروت ۳/۷۷

[2] صحیح البخاری مناقب اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فضائل ابی بکر رضی اللہ عنہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۵۱۶
" " کتاب الاحکام باب الاستخلاف " " " ۲/۱۰۷۲
صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابۃ باب من فضائل ابی بکر " " " ۲/۲۷۳

[3] ازالۃ الخفاء عن سہل بن ابی حثمۃ فصل پنجم مقصد اول سہیل اکیڈمی لاہور ۱/۱۲۴

ہائے نادان جب عمر مر جائے تو اگر مر سکے تو مر جانا۔ رواہ الطبرانی[1] فی الکبیر عن عصمۃ بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ وحسنہ الامام جلال الدین سیوطی (طبرانی نے کبیر میں اس کو عصمہ بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا اور امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے اس کو حسن قرار دیا۔ت)

(۸) انھیں اشارات جلیلہ سے ہے حضور پُرنور صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ایام مرض وفات اقدس میں صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کو اپنی جگہ امامت مسلمین پر قائم کرنا اور دوسرے کی امامت پر راضی نہ ہونا غضب فرمانا جس سے امیر المومنین مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم نے استناد فرمایا کہ رضیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لدیننا افلا نرضاہ لدنیانا[2] رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے انھیں چُن لیا ہمارے دین کی پیشوائی کو، کیا انھیں ہم پسند نہ کریں اپنی دُنیا کی امامت کو۔ت)

(۹) اور نہایت روشن وصریح قریب نص وتصریح وہ ارشاد اقدس ہے کہ امام احمد و ترمذی نے بافادہ تحسین اور ابن ماجہ وابن حبان وحاکم نے بافادہ تصحیح اور ابوالمحاسن رویانی نے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالٰی عنہما اور ترمذی وحاکم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ اور طبرانی نے حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ اور ابن عدی نے کامل میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا کہ حضور پُرنور سید یوم النشور صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے فرمایا انی لا ادری ما بقائی فیکم فاقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر[3]

---

[1] المعجم الکبیر حدیث ۴۷۸ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۱۷/۱۸۱

[2] الصواعق المحرقۃ بحوالہ ابن سعد الباب الاول الفصل الرابع دار الکتب العلمیۃ بیروت ص ۴۳، ۷۱، ۹۳

[3] مسند احمد بن حنبل حدیث حذیفہ بن الیمان المکتب الاسلامی بیروت ۵/۳۸۵ و ۳۹۹ و ۴۰۲

جامع الترمذی ابواب المناقب مناقب ابی بکر وعمار بن یاسر امین کمپنی دہلی ۲/۲۰۷ و ۲۲۱

سنن ابن ماجہ فضل ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۰

کنز العمال حدیث ۳۳۱۱۵ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱/۶۴۰

موارد الظمآن حدیث ۲۱۹۳ المطبعۃ السلفیۃ ص ۵۳۹

وفی لفظ اقتدوا بالذین من بعدی من اصحابی ابی بکر وعمر[1] میں نہیں جانتا میرا رہنا تم میں کب تک ہو لہذا تمھیں حکم فرماتا ہوں کہ میرے اُن دو صحابیوں کی پیروی کرو جو میرے بعد ہوں گے ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالٰی عنہما۔

(۱۰) ایک بار آخر حیات اقدس میں نص صریح بھی فرما دینا چاہا تھا پھر خدا اور مسلمانوں پر چھوڑ کر حاجت نہ سمجھی، امام احمد وامام بخاری وامام مسلم اُم المومنین صدیقہ محبوبۂ سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلیہم وعلیہا وسلم سے راوی کہ وہ ارشاد فرماتی ہیں: قال لی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فی مرضہ الذی مات فیہ ادعی لی اباك واخاك حتی اکتب کتابا فانی اخاف ان یتمنی متمن ویقول قائل انا اولی ویابی اللہ والمؤمنون الا ابابکر[2] حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جس مرض میں انتقال فرمانے کو ہیں اس میں مجھ سے فرمایا اپنے باپ اور بھائی کو بلالے کہ میں ایک نوشتہ تحریر فرما دوں کہ مجھے خوف ہے کوئی تمنا کرنیوالا تمنا کرے اور کوئی کہنے والا کہہ اُٹھے کہ میں زیادہ مستحق ہوں اور اللہ نہ مانے گا اور مسلمان نہ مانیں گے مگر ابوبکر کو۔ امام احمد کے ایک لفظ یہ ہیں کہ فرمایا: ادعی لی عبدالرحمٰن بن ابی بکر اکتب لابی بکر کتابا لا یختلف علیہ احد ثم قال دعہ معاذ اللہ ان یختلف المؤمنون فی ابی بکر[3] عبدالرحمٰن بن ابی بکر کو بلالو کہ میں ابوبکر کے لئے نوشتہ لکھ دوں کہ اُن پر کوئی اختلاف

---

[1] الکامل لابن عدی ترجمہ حماد بن دلیل دار الفکر بیروت ۲/۶۶۶
المستدرک للحاکم کتاب معرفۃ الصحابۃ " " " ۳/۷۵
کنز العمال حدیث ۳۲۶۵۹ و ۳۲۶۶۷ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱/۵۶۰ و ۵۶۲
المعجم الکبیر " ۸۴۲۶ المکتبۃ الفیصلیہ بیروت ۹/۶۸
مسند احمد بن حنبل عن حذیفہ المکتب الاسلامی بیروت ۵/۳۸۲

[2] صحیح البخاری کتاب المرضٰی ۲/۸۴۶ وکتاب الاحکام باب الاستخلاف ۲/۱۰۷۲ قدیمی کتب خانہ کراچی
صحیح مسلم کتاب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم باب من فضائل ابی بکر قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۲۷۳
مسند احمد بن حنبل عن عائشہ رضی اللہ عنہا المکتب الاسلامی بیروت ۶/۱۴۴
الصواعق المحرقۃ الباب الاول الفصل الثالث دار الکتب العلمیہ " ص ۳۷

[3] مسند احمد بن حنبل عن عائشہ رضی اللہ عنہا المکتب الاسلامی بیروت ۶/۴۷

نہ کرے۔ پھر فرمایا: رہنے دو خدا کی پناہ کہ مسلمان اختلاف کریں ابوبکر کے بارے میں۔ صلی اللہ تعالٰی علی الحبیب وآلہٖ وصحبہٖ وبارك وسلم۔ واللہ سبحٰنہ وتعالٰی اعلم وعلمہ احکم۔

**مسئلہ دوم** خلفائے ثلٰثہ رضوان اللہ تعالٰی علیہم سے آیا حضرت علی علیہ السلام افضل تھے یا کم؟

## الجواب

اہلسنت وجماعت نصرہم اللہ تعالٰی کا اجماع ہے کہ مرسلین ملائکہ ورسل وانبیائے بشر صلوات اللہ تعالٰی وتسلیماتہ علیہم کے بعد حضرات خلفائے اربعہ رضوان اللہ تعالٰی علیہم تمام مخلوقِ الٰہی سے افضل ہیں۔ تمام اُمم عالم اولین وآخرین میں کوئی شخص ان کی بزرگی وعظمت وعزت ووجاہت وقبول وکرامت وقرب وولایت کو نہیں پہنچتا۔

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ط واللہ ذوالفضل العظیم[1]

فضل اللہ تعالٰی کے ہاتھ میں ہے جسے چاہے عطا فرمائے، اور اللہ بڑے فضل والا ہے (ت)

پھر ان میں باہم ترتیب یوں ہے کہ سب سے افضل صدیق اکبر، پھر فاروق اعظم، پھر عثمان غنی، پھر مولٰی علی صلی اللہ تعالٰی علٰی سیدہم ومولاہم وآلہٖ وعلیہم وبارک وسلم۔ اس مذہب مہذب پر آیاتِ قرآنِ عظیم واحادیثِ کثیرہ حضور پُرنور نبی کریم علیہ وعلٰی آلہٖ وصحبہ الصلوٰۃ والتسلیم وارشاداتِ جلیلہ واضحہ امیر المومنین مولٰی علی مرتضٰی ودیگر ائمہ اہلبیت طہارت وارتضاء واجماع صحابہ کرام وتابعین عظام وتصریحاتِ اولیائے امت وعلمائے اُمت رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین سے وہ دلائل باہرہ وحجج قاہرہ ہیں جن کا استیعاب نہیں ہوسکتا۔ فقیر غفر اللہ تعالٰی لہ نے اس مسئلہ میں ایک کتاب عظیم بسیط وضخیم دو مجلد پر منقسم نام تاریخی مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین ۱۲۹۷ھ سے متسم تصنیف کی اور خاص تفسیر آیہ کریمہ ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم اور اس سے افضلیت مطلقہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی اثبات واحقاق اور اوہام خلاف کے ابطال وازہاق میں ایک جلیل رسالہ مسمّٰی بنام تاریخی الزلال الانقی من بحر سبقۃ الاتقٰی ۱۳۰۰ھ تالیف کیا اس مبحث کی تفصیل اُن کتب پر موکول، یہاں صرف چند ارشادات ائمہ اہلبیت کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم پر

---

[1] القرآن الکریم ۵۷/ ۲۹

پر اقتصار ہوتا ہے، اللہ عزوجل کی بیشمار رحمت و رضوان و برکت امیر المومنین اسد حیدر حق گو حق داں حق پرور کرم اللہ تعالٰی وجہہ الاسنٰی پر کہ اُس جناب نے مسئلہ تفضیل کو بغایت مفصل فرمایا اپنی کرسی خلافت و عرش زعامت پر برسر منبر مسجد جامع و مشاہد و مجامع و جلوات عامہ و خلوات خاصہ میں بطرق عدیدہ تامدد مدیدہ سپید و صاف ظاہر و واشگاف محکم و مفسر بے احتمال دگر حضرات شیخین کریمین وزیرین جلیلین رضی اللہ تعالٰی عنہما کا اپنی ذات پاک اور تمام امت مرحومۂ سید لولاک صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے افضل و بہتر ہونا ایسے روشن و ابین طور پر ارشاد کیا جس میں کسی طرح شائبۂ شک و تردّد نہ رہا مخالف مسئلہ کو مفتری بتایا اسّی کوڑے کا مستحق ٹھہرایا حضرت سے ان اقوال کریمہ کے راوی اسّی سے زیادہ صحابہ و تابعین رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین صواعق امام ابن حجر مکی میں ہے:

قال الذهبی وقد تواتر ذلك عنه فی خلافته وکرسی مملکته و بین الجم الغفیر من شیعته ثم بسط الاسانید الصحیحة فی ذلك قال ویقال رواه عنه نیف وثمانون نفسا وعدد منهم جماعة ثم قال فقبح الله الرافضة ما اجهلهم[1] انتهی.

ذہبی نے کہا امیر المومنین حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ان کے زمانۂ خلافت میں جبکہ آپ کرسی اقتدار پر جلوہ گر تھے تواتر سے ثابت ہے کہ آپ نے اپنی جماعت کے جم غفیر میں افضلیت شیخین کو بیان فرمایا۔ کہا جاتا ہے کہ اسّی سے زائد افراد نے اس بارے میں آپ سے روایت کی ہے۔ ذہبی نے ان میں سے کچھ کے نام گنوائے ہیں۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالٰی رافضیوں کا بُرا کرے وہ کس قدر جاہل ہیں انتہی (ت)

یہاں تک کہ بعض منصفانِ شیعہ مثل عبدالرزاق محدث صاحب مصنف نے باوصف تشیّع تفضیلِ شیخین اختیار کی اور کہا جب خود حضرت مولٰی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الاسنٰی انھیں اپنے نفس کریم پر تفضیل دیتے تو مجھے اس کے اعتقاد سے کب مفر ہے مجھے یہ کیا گناہ تھوڑا ہے کہ علی سے محبت رکھوں اور علی کا خلاف کروں۔ صواعق میں ہے:

ما احسن ما سلکه بعض الشیعة المنصفین کعبد الرزاق فانه قال افضل الشیخین

کیا ہی اچھی راہ چلے ہیں بعض منصفِ شیعہ جیسے عبدالرزاق کہ اس نے کہا میں اس لئے شیخین کو حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ پر فضیلت

---

[1] الصواعق المحرقہ الباب الثالث الفصل الاول دار الکتب العلمیہ بیروت ص ۹۰ و ۹۱

بتفضیل علی ایاھما علی نفسه و الا لما فضلتھما کفی بی وزرا ان احبه ثم اخالفه[1]

دیتا ہوں کہ حضرت علی نے انھیں فضیلت دی ہے ورنہ میں انھیں آپ پر فضیلت نہ دیتا میرے لئے یہ گناہ کافی ہے کہ میں آپ سے محبت کروں پھر آپ کی مخالفت کروں (ت)

اب چند احادیث مرتضوی سُنیئے :

**حدیث اوّل** : صحیح بخاری شریف میں سیّدنا و ابن سیدنا امام محمد بن حنفیہ صاحبزادہ مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجوہہما سے مروی ،

قلت لابی ای الناس خیر بعد النبی صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم قال ابوبکر قال قلت ثم من قال عمر[2]

میں نے اپنے والد ماجد کرم اللہ تعالٰی وجہہ سے عرض کی رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بعد سب آدمیوں میں بہتر کون ہے؟ فرمایا ابوبکر۔ میں نے عرض کی پھر کون؟ فرمایا : عمر رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین۔

**حدیث دوم** : امام بخاری اپنی صحیح اور ابن ماجہ سنن میں بطریق عبداللہ بن سلمہ امیر المومنین کرم اللہ تعالٰی وجہہ سے راوی کہ فرماتے تھے :

خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم ابوبکر وخیر الناس بعد ابی بکر عمر[3] رضی اللہ تعالٰی عنہما۔ ھذا حدیث ابن ماجة۔

بہترین مرد بعد سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ابوبکر ہیں اور بہترین مرد بعد ابوبکر عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما۔ یہ حدیث ابن ماجہ کی ہے۔ (ت)

**حدیث سوم** : امام ابوالقاسم اسمٰعیل بن محمد بن الفضل الطلحی کتاب السنۃ میں راوی :

اخبرنا ابوبکر بن مردویه ثنا سلیمٰن بن احمد ثنا الحسن

(ہم کو خبر دی ابوبکر بن مردویہ نے، ہم کو حدیث بیان کی سلیمان بن احمد نے، ہم کو حدیث بیان

---

[1] الصواعق المحرقۃ الباب الثالث الفصل الاول دار الکتب العلمیۃ بیروت ص ۹۳

[2] صحیح البخاری مناقب اصحاب النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مناقب ابی بکر قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۵۱۸

[3] سنن ابن ماجہ فضل عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۱

31 بن المنصور الرمانی ثنا داؤد بن معاذ ثنا ابو سلمۃ العتکی عبداللہ بن عبدالرحمٰن عن سعید بن ابی عروبۃ عن منصور بن المعتمر عن ابراھیم عن علقمۃ قال بلغ علیا ان اقواما یفضلونہ علی ابی بکر وعمر فصعد المنبر فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال یا ایھا الناس انہ بلغنی ان قوما یفضلونی علی ابی بکر وعمر ولو کنت تقدمت فیہ لعاقبت فیہ فمن سمعتہ بعد ھذا الیوم یقول ھذا فھو مفتر علیہ حد المفتری ثم قال ان خیر ھٰذہ الامۃ بعد نبیھا ابو بکر ثم عمر، ثم اللہ اعلم بالخیر بعد، قال وفی المجلس الحسن بن علی فقال واللہ لو سمی الثالث لسمی عثمٰن[1]

(کی حسن بن منصور رمانی نے، ہم کو حدیث بیان کی داؤد بن معاذ نے، ہم کو ابوسلمہ عتکی عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے، انھوں نے سعید بن ابوعروبہ سے، انھوں نے منصور بن معتمر سے، انھوں نے ابراہیم سے اور انھوں نے حضرت علقمہ سے روایت کی۔) حضرت علقمہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں امیرالمومنین کرم اللہ تعالٰی وجہہ کو خبر پہنچی کہ کچھ لوگ انھیں حضرات صدیق و فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہما سے افضل بتاتے ہیں، یہ سُن کر منبر پر جلوہ فرما ہوئے، حمد و ثنائے الٰہی بجالائے، پھر فرمایا: اے لوگو! مجھے خبر پہنچی کہ کچھ لوگ مجھے ابوبکر و عمر سے افضل کہتے ہیں اس بارہ میں اگر میں نے پہلے سے حکم سُنا دیا ہوتا تو بیشک سزا دیتا آج سے جسے ایسا کہتے سُنوں گا وہ مفتری ہے اس پر مفتری کی حد یعنی اسّی کوڑے لازم ہیں۔ پھر فرمایا: بیشک نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بعد افضل امت ابوبکر ہیں پھر عمر، پھر خدا خوب جانتا ہے کہ ان کے بعد کون سب سے بہتر ہے۔ علقمہ فرماتے ہیں مجلس میں سیدنا امام حسن مجتبٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ بھی تشریف فرما تھے انھوں نے فرمایا خدا کی قسم اگر تیسرے کا نام لیتے تو عثمان کا نام لیتے رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین۔ (ت)

**حدیث چہارم:** امام دارقطنی سنن میں اور ابوعمر بن عبدالبر استیعاب میں حکم بن حجل سے

---

[1] ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء بحوالہ ابی القاسم فی کتاب السنۃ مسند علی بن ابی طالب سہیل اکیڈمی لاہور ۱/ ۶۸

راوی حضرت مولیٰ کرم اللہ تعالٰی وجہہ فرماتے ہیں:

لا اجد احدا فضلنی علی ابی بکر و عمر الاجلدتہ حد المفتری[1] میں جسے پاؤں گا کہ مجھے ابوبکر و عمر سے افضل کہتا ہے اُسے مفتری کی حد لگاؤں گا۔

امام ذہبی فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

**حدیث پنجم**: سنن دارقطنی میں حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے صحابی اور امیر المومنین علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ مقرب بارگاہ تھے جناب امیر انھیں وہب الخیر فرمایا کرتے تھے مروی:

انہ کان یری ان علیا افضل الامۃ فسمع اقواما یخالفونہ فحزن حزنا شدیدا فقال لہ علی بعد ان اخذ بیدہ و ادخلہ بیتہ ما احزنک یا ابا جحیفۃ فذکر لہ الخبر فقال الا اخبرک بخیر ھذہ الامۃ خیرھا ابوبکر ثم عمر قال ابو جحیفۃ فاعطیت اللہ عھدا ان لا اکتم ھذا الحدیث بعد ان شافھنی بہ علی ما بقیت[2] یعنی ان کے خیال میں مولیٰ علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ تمام امت سے افضل تھے انھوں نے کچھ لوگوں کو اس کے خلاف کہتے سُنا سخت رنج ہُوا حضرت مولیٰ ان کا ہاتھ پکڑ کر کاشانۂ ولایت میں لے گئے غم کی وجہ پوچھی، گزارش کی، فرمایا: کیا میں تمھیں نہ بتادوں کہ امت میں سب سے بہتر کون ہے ابوبکر ہیں پھر عمر۔ حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں میں نے اللہ عزوجل سے عہد کیا کہ جب تک جیوں گا اس حدیث کو نہ چھپاؤں گا بعد اس کے کہ خود حضرت مولیٰ نے بالمشافہ مجھے ایسا فرمایا۔

**حدیث ششم**[3]: امام احمد مسند ذی الیدین رضی اللہ تعالٰی عنہ میں ابن ابی حازم سے راوی:

قال جاء رجل الی علی بن الحسین رضی اللہ تعالٰی عنھما فقال ماکان منزلۃ ابی بکر و عمر یعنی ایک شخص نے حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت انور میں حاضر ہوکر عرض کی حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

---

[1] الصواعق المحرقۃ بحوالہ الدارقطنی الباب الثالث الفصل الاول دار الکتب العلمیۃ بیروت ص ۹۱

[2] ؎ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ص ۹۲

من النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فقال منزلتھما الساعۃ وھما ضجیعاہ[۱]

کی بارگاہ میں ابوبکر و عمر کا مرتبہ کیا تھا فرمایا جو مرتبہ اُن کا اب ہے کہ حضور کے پہلو میں آرام کر رہے ہیں۔

**حدیث ہفتم**[۷]: دارقطنی حضرت امام باقر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی کہ ارشاد فرماتے ہیں:

اجمع بنو فاطمۃ رضی اللہ تعالٰی عنھم علی ان یقولوا فی الشیخین احسن ما یکون من القول[۲]

یعنی اولادِ امجاد حضرت بتول زہرا صلی اللہ تعالٰی علٰی ابیہا الکریم وعلیہا وعلیہم وبارک وسلم کا اجماع و اتفاق ہے کہ ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کے حق میں وہ بات کہیں جو سب سے بہتر ہو (ظاہر ہے کہ سب سے بہتر بات اُسی کے حق میں کہی جائے گی جو سب سے بہتر ہو)۔

**حدیث ہشتم**[۸]: امام ابن عساکر وغیرہ سالم بن ابی الجعد سے راوی:

قلت لمحمد بن الحنفیۃ ھل کان ابوبکر اول القوم اسلامًا؟ قال لا، قلت فبم علا ابوبکر وسبق حتی لا یذکر احد غیر ابی بکر قال لانہ کان افضلھم اسلامًا حین اسلم حتی لحق بربہ[۳]

یعنی میں نے امام محمد بن حنفیہ سے عرض کی: کیا ابوبکر سب سے پہلے اسلام لائے تھے؟ فرمایا: نہ۔ میں نے کہا: پھر کیا بات ہے کہ ابوبکر سب سے بالا رہے اور پیشی لے گئے یہاں تک کہ لوگ ان کے سوا کسی کا ذکر ہی نہیں کرتے۔ فرمایا: یہ اس لئے کہ وہ اسلام میں سب سے افضل تھے جب سے اسلام لائے یہاں تک کہ اپنے رب عزوجل سے ملے۔

**حدیث نہم**[۹]: امام ابوالحسن دارقطنی جندب اسدی سے راوی کہ امام محمد بن عبداللہ محض بن حسن مثنٰی بن حسن مجتبٰی بن علی مرتضٰی کرم اللہ تعالٰی وجوہہم کے پاس کچھ اہلِ کوفہ و جزیرہ نے حاضر ہو کر

---

[۱] مسند احمد بن حنبل حدیث ذی الیدین رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۴/ ۷۷

[۲] الصواعق المحرقۃ بحوالہ الدارقطنی عن محمد الباقر الباب الثانی دار الکتب العلمیہ بیروت ص ۷۸

[۳] " " ابن عساکر عن سالم بن ابی الجعد " " " " " " ۸۰

ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کے بارے میں سوال کیا امام ممدوح نے میری طرف ملتفت ہو کر فرمایا:

انظروا الٰی اھل بلادك یسألونی عن ابی بکر و عمر لھما عندی افضل من علی[1]

اپنے شہر والوں کو دیکھو مجھ سے ابوبکر و عمر کے بارے میں سوال کرتے ہیں وہ دونوں میرے نزدیک بلاشبہہ مولا علی سے افضل ہیں رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین۔

یہ امام اجل حضرت امام حسن مجتبٰی کے پوتے اور حضرت امام حسین شہید کربلا کے نواسے ہیں ان کا لقب مبارک نفس زکیہ ہے ان کے والد حضرت عبداللہ محض کہ سب میں پہلے حسنی حسینی دونوں شرف کے جامع ہوئے لہذا محض کہلائے، اپنے زمانے میں سردار بنی ہاشم تھے، ان کے والد ماجد امام حسن مثنٰی اور والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ صغرٰی بنت امام حسین صلی اللہ تعالٰی علٰی ابیہم وعلیہم و بارک وسلم۔

**حدیث دہم ۱۰:** امام حافظ عمر بن شبہ حضرت امام اجل سید زید شہید ابن امام علی سجاد زین العابدین ابن امام حسین سعید شہید صلوات اللہ تعالٰی و تسلیماتہ علٰی جدہم الکریم وعلیہم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کوفیوں سے فرمایا:

انطلقت الخوارج فبرئت ممن دون ابی بکر و عمر، ولم یستطیعوا ان یقولوا فیھما شیئا وانطلقتم انتم فظفرتم ای وثبتم فوق ذٰلك فبرئتم منھما فمن بقی؟ فواللہ ما بقی احد الا برئتم منہ[2]

یعنی خارجیوں نے اٹھ کر ان سے تبری کی جو ابوبکر و عمر سے کم تھے یعنی عثمان و علی رضی اللہ تعالٰی عنہم مگر ابوبکر و عمر کی شان میں کچھ کہنے کی گنجائش نہ پائی اور تم نے اے کوفیو! اوپر جست کی کہ ابوبکر و عمر سے تبری کی تو اب کون رہ گیا خدا کی قسم اب کوئی نہ رہا جس پر تم نے تبرا نہ کہا ہو۔

والعیاذ باللہ رب العٰلمین اللہ اکبر (اور اللہ تعالٰی کی پناہ جو پروردگار ہے تمام جہانوں کا، اللہ سب سے بڑا ہے۔ ت)

امام زید شہید رضی اللہ تعالٰی عنہ کا یہ ارشاد مجید ہم غلامان خاندان زید کو بحمد اللہ کافی و وافی ہے، سید سادات بلگرام حضرت مرجع الفریقین، مجمع الطریقین، حبر شریعت، بحر طریقت،

---

[1] الصواعق المحرقۃ بحوالہ الدارقطنی عن جندب الاسدی الباب الثانی دار الکتب العلمیۃ بیروت ص ۸۳

[2] " " " الحافظ عمر بن شبہ " " " " " " ص ۷۹

بقیۃ السلف، حجۃ الخلف سیدنا و مولانا میر عبدالواحد حسینی زیدی واسطی بلگرامی قدس اللہ تعالٰی سرہ السامی نے کتاب مستطاب سبع سنابل شریف تصنیف فرمائی کہ بارگاہ عالم پناہ حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں موقع قبول عظیم پر واقع ہوئی، حضرت مستفتی دامت برکاتہم کے جدِ امجد جد اور اس فقیر کے آقائے نعمت و مولائے اوحد حضرت اسد الواصلین محبوب العاشقین سیدنا و مولانا حضرت سید شاہ حمزہ حسینی زیدی مارہروی قدس سرہ القوی کتاب مستطاب کاشف الاستار شریف کی ابتدا میں فرماتے ہیں:

باید دانست کہ در خاندان ما حضرت سند المحققین سید عبدالواحد بلگرامی بسیار صاحب کمال برخاستہ اند قطب فلکِ ہدایت و مرکز دائرہ ولایت بود در علم صوری و معنوی فائق و از مشارب اہل تحقیق ذائق صاحبِ تصنیف و تالیف ست و نسب ایں فقیر بچہار واسطہ بذات مبارکش می پیوندد[1]

جاننا چاہیے کہ ہمارے خاندان میں حضرت سند المحققین میر سید عبدالواحد بلگرامی بہت صاحبِ کمال شخصیت ہیں۔ وہ فلکِ ہدایت کے قطب، دائرہ ولایت کے مرکز، ظاہری و باطنی علم میں فوقیت رکھنے والے اصل تحقیق کے گھاٹوں کو چکھنے والے صاحبِ تصنیف و تالیف ہیں۔ اس فقیر کا نسب چار واسطوں سے آپ تک پہنچتا ہے۔ (ت)

پھر بعد چند اجزا کے فرماتے ہیں:

اشہر تصانیف او کتاب سنابل ست در سلوک و عقائد حاجی الحرمین سید غلام علی آزاد سلمہ اللہ در مآثر الکلام می نویسد وقتے در شہر رمضان المبارک سنہ خمس و ثلثین و مائۃ و الف مؤلفِ اوراق در دار الخلافہ شاہجہان آباد خدمت شاہ کلیم چشتی قدس سرہ را زیارت کرد ذکر میر عبدالواحد قدس سرہ درمیان آمد شیخ مناقب و مآثر میر تا دیر بیان کرد فرمود شبے در

سلوک و عقائد میں آپ کی مشہور تصنیف کتاب سنابل ہے۔ حاجی حرمین سید غلام علی آزاد، اللہ انھیں سلامت رکھے، مآثر الکلام میں لکھتے ہیں جس وقت ۱۱۳۵ھ میں رمضان المبارک میں مؤلفِ اوراق نے دار الخلافہ شاہجہان آباد میں شاہ کلیم اللہ چشتی قدس سرہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر آپ کی زیارت کی۔ میر عبدالواحد کا ذکر درمیانِ کلام میں آگیا حضرت شیخ نے کافی دیر تک میر صاحب کے فضائل و مناقب

---

[1] کاشف الاستار
مآثر الکرام از میر غلام علی آزاد بلگرامی (لاہور ۱۹۷۱ء) ص ۲۵

مدینہ منورہ پہلو بر بستر خواب گذاشتم در واقعہ می بینم کہ من و سید صبغۃ اللہ بروجی معًا در مجلس اقدس رسالت پناہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم باریاب شدیم جمعے از صحابۂ کرام و اولیائے امت حاضر اند درینہا شخصے ست کہ حضرت باو لب بہ تبسم شیریں کردہ حرفہا میزند و التفات تمام دارند چوں مجلس آخر شد از سید صبغۃ اللہ استفسار کردم کہ ایں شخص کیست کہ حضرت باو التفات بایں مرتبہ دارند گفت میر عبد الواحد بلگرامی، و باعث مزید احترام او اینست کہ سنابل تصنیف او در جناب رسالت پناہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مقبول افتادہ انتہی کلامہ انتہی مقالہ الشریف بلفظہ المنیف قدس اللہ تعالٰے سرہ اللطیف [1]

بیان کئے اور فرمایا کہ ایک رات میں مدینہ منورہ میں اپنے بستر پر لیٹا تو خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں اور سید صبغت اللہ بروجی اکٹھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس اقدس میں حاضر ہیں، صحابہ کرام اور اولیاء امت کی ایک جماعت بھی حاضر ہے آپ کی مجلس اقدس میں ایک شخص موجود ہے اور آپ اسکی طرف نظر کرم کرتے ہوئے مسکرا رہے ہیں اور اس سے باتیں کر رہے ہیں اور اس کی طرف بھرپور توجہ فرما رہے ہے۔ جب مجلس ختم ہوئی تو میں نے سید صبغت اللہ سے پوچھا یہ شخص کون ہے جس کی طرف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس قدر توجہ فرماتے ہیں۔ انھوں نے جواب دیا کہ یہ میر عبد الواحد بلگرامی ہیں اور ان کے اس قدر احترام کی وجہ یہ ہے کہ کتاب سنابل نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں مقبول ہوئی ہے۔ ان کا کلام ختم ہوا۔ مقالہ شریف ان ہی کے بلند پایہ لفظوں میں ختم ہوا۔ اللہ تعالٰی ان کے سر لطیف کو مقدس بنائے۔ (ت)

حضرت میر قدس سرہ المنیر نے اس کتاب مقبول و مبارک میں مسئلہ تفضیل بکمال تفصیل و تاکیدِ جمیل و تہدیدِ جلیل ارشاد فرمایا لفظ مبارک سے چند حروف کی نقل سے شرف حاصل کروں۔ اولیائے کرام و محدثین و فقہاء رجملہ اہلِ حق کے اجماعی عقائد میں بیان فرماتے ہیں،

واجماع دارند کہ افضل از جملہ بشر بعد انبیاء

اور اس پر اجماع ہے کہ انبیاء کے بعد تمام

---

[1] کاشف الاستار ص ۱۴۱ ب
اصح التواریخ از مولانا محمد میاں قادری مارہروی (خانقاہ برکاتیہ مارہرہ ۱۳۴۷ھ) ۱/ ۱۶۸
مآثر الکلام از میر غلام علی آزاد بلگرامی (لاہور ۱۹۷۱ء) ص ۲۹

ابوبکر صدیق ست و بعد از وے عمر فاروق ست و بعد از وے عثمان ذی النورین ست و بعد از وے علی مرتضٰی ست رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین [1]

انسانوں میں افضل ابوبکر صدیق، ان کے بعد عمر فاروق، ان کے بعد عثمان ذوالنورین، اور ان کے بعد حضرت علی المرتضٰی ہیں۔ اللہ تعالٰی ان سب پر راضی ہو۔ (ت)

پھر فرمایا:

فضل ختنین از فضل شیخین کمتر ست بے نقصان و قصور [2]

ختنین (عثمان غنی و علی مرتضٰی) کی فضیلت شیخین (صدیق و فاروق) سے کم ہے مگر اس میں کوئی نقص اور خامی نہیں۔ (ت)

پھر فرمایا:

اجماع اصحاب و تابعین و تبع تابعین و سائر علمائے امت ہمبرین عقیدہ واقع شدہ است [3]

صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور تمام علمائے اُمت کا اجماع اسی عقیدہ پر واقع ہُوا ہے۔ (ت)

پھر فرمایا:

مخدوم قاضی شہاب الدین در تیسیر الحکام نوشت کہ ہیچ ولی بدرجہ ہیچ پیغمبرے نرسد زیرا کہ امیر المومنین ابوبکر بحکم حدیث بعد پیغمبراں از ہمہ اولیا برترست و او بدرجہ ہیچ پیغمبرے نرسید و بعد او امیر المؤمنین عمر بن خطاب ست و بعد او امیر المومنین عثمان بن عفان ست و بعد او امیر المومنین علی بن ابی طالب ست رضوان اللہ تعالٰے علیہم اجمعین

مخدوم قاضی شہاب الدین نے تیسیر الحکام میں لکھا کوئی ولی کسی نبی کے درجہ تک نہیں پہنچ سکتا کیونکہ حدیث کی رُو سے صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ انبیاء کے بعد تمام اولیاء سے افضل ہیں اور وہ کسی نبی کے مقام تک نہیں پہنچے۔ ابوبکر صدیق کے بعد امیر المومنین عمر بن خطاب، ان کے بعد امیر المومنین عثمان بن عفان اور ان کے بعد امیر المومنین علی بن ابی طالب کا مقام ہے اللہ تعالٰی ان سب پر راضی ہو۔

---

[1] سبع سنابل سنبلہ اول در عقائد و مذاہب مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور ص ۷

[2] " " " " " " " " " ۱۰

[3] " " " " " " " " "

کسیکہ امیر المومنین علی را خلیفہ نداند او از خوارج ست وکسیکہ او را بر امیر المومنین ابوبکر و عمر تفضیل کند او از روافض ست۔[۱]

جو شخص امیر المومنین علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو خلیفہ نہ مانے وہ خارجیوں میں سے ہے اور جو آپ کو ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے افضل جانے وہ رافضیوں میں سے ہے۔ (ت)

پھر فرمایا:

ازینجا باید دانست کہ در جہان نہ ہمچو مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پیرے پیدا شد و نہ ہمچو ابوبکر مریدے ہویدا گشت، اے عزیز! اگرچہ کمالیت فضائل شیخین بر ختنین مفرط و فائق اعتقاد باید کرد امانہ بر وجہی کہ در کمالیت فضائل ختنین قصورے ونقصانے بخاطر تو رسد بلکہ فضائل ایشاں و فضائل جملہ اصحاب از عقول بشریہ و افکار انسانیہ بسے بالاتر ست۔[۲]

یہاں سے جاننا چاہئے کہ مصطفٰی صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم جیسا پیر اور ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ جیسا مرید کائنات میں کوئی پیدا نہیں ہوا۔ اے عزیز! اگرچہ شیخین کی فضیلت کاملہ ختنین پر بہت زیادہ سمجھنی چاہئے مگر اس طور پر نہیں کہ تیرے دل میں ختنین کی فضیلت کاملہ کے قاصر و ناقص ہونے کا خیال گزرے بلکہ اُن کے اور تمام صحابہ کے فضائل عقول بشریہ اور افکار انسانیہ سے بہت بلند ہیں۔

پھر فرمایا:

پس چوں اجماع صحابہ کہ انبیاء صفت اند بر تفضیل شیخین واقع شد و مرتضٰی نیز دریں اجماع متفق و شریک بود مفضلہ در اعتقاد خود غلط کردہ است اے خان ومان ما فدائے نام مرتضٰی باد و اے دل و جان ما نثار اقدام مرتضٰی باد کدام بدبخت ازل کہ محبت مرتضٰی در دلش نباشد و کدام راندۂ درگاہ مولٰے کہ اہانت او روا دارد، مفضلہ گمان

جب انبیاء جیسی صفات کے حامل صحابہ کرام کا اجماع واقع ہوگیا کہ شیخین کریمین افضل ہیں۔ اور حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ بھی اس اجماع میں شامل اور متفق تھے۔ تو فرقہ تفضیلیہ نے خود اپنے اعتقاد میں غلطی کھائی ہے۔ میرا گھربار حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے نام پر فدا اور میرا جان و دل آپ کے قدموں پر قربان ہوں، کون ازلی بدبخت ہے جس کے دل میں محبت مرتضٰی

---

[۱] سبع سنابل سنبلہ اول در عقائد و مذاہب مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور ص ۱۰

[۲] " " " " " " " " " " " " ص ۱۴ و ۱۵

بردہ است کہ نتیجۂ محبت با مرتضٰی تفضیل اوست بر شیخین، و نمیدانند کہ ثمرۂ محبت موافقت ست با او نہ مخالفت کہ چوں مرتضٰی فضل شیخین و ذی النورین را برخود روا داشت و اقتدار با ایشاں کرد و حکمہاے عہدِ خلافت ایشاں را امتثال فرمود شرطِ محبت با او آں باشد کہ در راہ و روش با او موافق باشد نہ مخالف۔[1]

نہیں ہے اور کون ہے بارگاہِ خداوندی کا دھتکارا ہوا جو توہینِ مرتضٰی کو روا رکھتا ہے۔ مفضلہ (فرقہ تفضیلیہ) نے گمان کیا ہے کہ محبتِ مرتضٰی کا تقاضا آپ کو شیخین پر فضیلت دینا ہے اور وہ نہیں جانتے کہ آپ کی محبت کا ثمرہ آپ کے ساتھ موافقت ہے نہ کہ مخالفت۔ جب حضرت مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے شیخین اور ذوالنورین کو اپنے آپ سے افضل قرار دیا، ان کی اقتدار کی اور اُن کے عہدِ خلافت کے احکام کو تسلیم کیا تو ان کی محبت کی شرط یہ ہے کہ ان کی راہ و روش کے ساتھ موافقت کی جائے نہ کہ مخالفت۔ (ت)

حضرت میر قدس سرہ المنیر نے یہ بحث پانچ ورق سے زائد میں افادہ فرمائی ہے من طلب الزیادۃ فلیرجع الیہ (جو زیادہ تفصیل چاہتا ہے وہ اس کی طرف رجوع کرے۔ ت) یہ عقیدہ ہے اہل سنت وجماعت اور ہم غلامان دودمان زید شہید کا۔ واللہ تعالٰی اعلم (اور اللہ تعالٰی خوب جانتا ہے۔ ت)۔

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ
بمحمدن المصطفٰی النبی الامی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری ۱۳۰۱ھ
عبد المصطفٰی احمد رضا خاں

رسالہ "غایۃ التحقیق فی امامۃ العلی والصدیق" ختم ہوا

---

[1] سبع سنابل سنبلۂ اوّل در عقائد و مذاہب مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ لاہور ص ۱۷